قُل هاتُوا بُرهانَكُم إن كُنتُم صادِقين

آپ فرما دیجئے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیرالدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

"یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ آپ اپ
نواسی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔"

اب بتایئے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسل
اپنی نواسی کو گود میں لیے نماز پڑھتے تھے۔ لو اب ذرا اس حدیث پر عمل کر کے
دکھاؤ اور اپنی نواسیوں کو گود میں لے کر نماز پڑھا کرو۔ اور اگر اپنی نہ ہو تو کسی
کی اٹھا لاؤ کیونکہ نواسی کے بغیر حدیث پر عمل نہیں ہو گا۔ اسی طرح حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے ساتھ حسن معاشرت کے طور پر جو
طریقے اپنائے کیا تم وہ طور طریقے اختیار کر سکتے ہو؟ یقیناً نہیں کر سکتے۔ تو
معلوم ہوا کہ حدیث پر عمل نہیں ہو سکتا بلکہ سنت پر عمل ہو سکتا ہے اور
سنت وہ ہے جسے میرے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلوک فی
الدین قرار دیا ہو۔ یعنی دین پر چلنے کا راستہ بنا دیا ہو۔ اسی لئے آپ نے
"عَلَیْکُمْ بِحَدِیْثِیْ" نہیں فرمایا۔ بلکہ "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ" فرمایا۔
(ابوداود ج ۲ ص ۲۸۷۔ ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۶)

لہٰذا ہم اہلحدیث نہیں ہیں بلکہ ہم اہلسنّت ہیں اور میں بتادوں کہ دنیا
میں دو ثلث (دو تہائی) حنفی ہیں اور یہی سواد اعظم ہیں۔

اب سچ بتاؤ حضور تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اکثریت
جس جانب ہو گی وہ حق ہو گا یا معمولی سی اقلیت حق پر ہو گی؟ اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ وہ راہ نہ چھوٹے جس پر تیرے نیک بندے گامزن ہیں۔ (تقریر مقام
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز
مرتبہ محمد صدیق فانی مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ شادباغ لاہور)۔

مسلک اہلسنّت و جماعت کی خصوصیات

متکلمین نے بیان کیا ہے کہ عقائد کی دو قسمیں ہیں عقائد قطعیہ
اور عقائد ظنیہ' اس اعتبار سے حضرات اہلسنّت و جماعت کی اصول و فروع
میں جو خصوصیات ہیں ان کا یہاں مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

عقائد قطعیہ

اللہ تعالیٰ کو واجب الوجود' مستقل بالصفات' مستحق عبادت ہونے میں
واحد بلا شریک ماننا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے لئے حسن و کمال کو واجب اور نقص
اور عیب مثلاً کذب اور جہل کو محال ماننا۔ یہ ماننا کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب
نہیں وہ کسی فعل پر جوابدہ نہیں۔ اس کا نیکوکاروں کو ثواب عطا فرمانا اس کا
فضل ہے اور عذاب دینا اس کا عدل ہے۔

تمام فرشتوں' کتابوں' نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو آخری نبی ماننا' قیامت' حشر و نشر اور جزا و سزا پر ایمان رکھنا' مرتکب
کبیرہ گناہ کو مسلمان اور قابل عفو سمجھنا' انبیاء اور ملائکہ معصوم ہیں ان کے سوا
کسی کی عصمت ثابت نہیں وغیرہ۔

عقائد ظنیہ

- انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء سے افضل ہونا۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے تمام اعمال پر گواہ ہونا (جس کو حاضر و ناظر سے تعبیر کیا جاتا ہے)۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نور کا اطلاق کرنا۔

- ○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونا۔
- ○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شرعی اور تکوینی امور کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوض کیا جانا۔
- ○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان (ماضی) ومایکون (حال و مستقبل) کا عالم جاننا۔
- ○ حوائج اور مشکلات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو جائز سمجھنا۔
- ○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا اور آخرت میں شفاعت کو جائز سمجھنا۔
- ○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افضلیت اور خلفاء راشدین کی خلافت علی الترتیب کو حق اور فضیلت کا معیار سمجھنا۔
- ○ خلیفہ کے تقرر کو حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جائز سمجھنا۔
- ○ موزوں پر مسح کرنا۔
- ○ تمام صحابہ، ازواج مطہرات، آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سادات کرام اور اولیاء اللہ کا تعظیم سے ذکر کرنا۔
- ○ اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنا۔
- ○ ان کے توسل سے دعا مانگنا۔
- ○ ایصال ثواب کی مختلف صورتیں مثلاً سوئم، چہلم، عرس وغیرہ بطور استحباب کرنا۔
- ○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بعنوان میلاد شریف بطور استحسان

کرنا۔

- ○ پنج وقتیہ نمازوں اور جمعہ کے بعد استحباباً صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔ وغیرہا من الاعمال الفرعیۃ۔

آئمہ اربعہ کا اختلاف

امام اعظم ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ۔ امام مالک متوفی ۱۷۹ھ۔ امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ۔ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ۔ یہ تمام آئمہ کرام مسلک اہلسنت و جماعت کے حامل تھے سواداعظم کی اکثریت انہیں کے ساتھ تھی۔ مذکورۃ الصدر اصول اور فروع میں یہ تمام آئمہ متفق تھے۔ بعض فقہی جزئیات میں ان آئمہ کرام کا اختلاف تھا یہ اختلاف بالکل نیک نیتی کے ساتھ تھا۔ یہ وہی اختلاف ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ "میری امت کا اختلاف رحمت ہے" اس اختلاف کا ایک عام سبب یہ تھا کہ ہر امام کا ایک الگ اصول تھا۔ مثلاً ایک مسئلہ میں اگر متعدد، مختلف اور متعارض احادیث وارد ہوں تو اس صورت میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ قوت سند کے اعتبار سے فیصلہ کرتے ہیں۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جس پر اہل مدینہ کا تعامل ہو۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ایسی صورت میں متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ایسی صورت میں تمام متعارض احادیث کو سامنے رکھ کر منشاء رسالت تلاش کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ایسی صورت اختیار کرتے ہیں جس میں تمام متعارض احادیث جمع ہو جائیں اور ہر حدیث کا الگ الگ محل متعین ہو جائے۔